نمبر ۵۴ | مورخہ ۴ نومبر ۱۹۳۰ء یوم شنبہ | مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے :۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب لفٹیننٹ تین ماہ کی فوجی ٹرینگ کے لئے انبالہ تشریف لے گئے ہیں :۔

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے ۔ کہ قاضی محمد علی صاحب نوشہروی کو سشن جج گورداسپور نے اقدام قتل اور قتل کی دفعات کے ماتحت انتہائی سزائیں حبس بعبور دریائے شور اور پھانسی دے دیں ۔ ہائی کورٹ میں اپیل کی جائیگی احباب اپنے بھائی کے لئے دعاؤں میں خاص طور پر مصروف رہیں :۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلان

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق

مجھ سے بعض احباب نے خواہش کی ہے ۔ کہ چونکہ اکتوبر میں سیرۃ کے جلسوں کی طرف احباب کی توجہ رہی ۔ اور اُن پر خرچ بھی کرنا پڑا ۔ اس لئے بعض جماعتیں اور افراد چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کی طرف پُوری توجہ نہیں کر سکے ۔ اس لئے اس چندہ کی میعاد بڑھا دی جائے ۔ گو میں نے پہلے لکھا تھا ۔ کہ اس میعاد کے اندر یہ چندہ پورا ہو جانا ضروری ہے ۔ مگر اس مجبوری کو دیکھ کر میں اعلان کرتا ہوں ۔ کہ جو جماعتیں یا افراد اس عرصہ میں چندہ پورا ادا نہ کر سکیں ۔ وہ پچیس نومبر تک چندہ پُورا ادا کر دیں ۔ جو جماعتیں یا افراد سوائے بیرون ہند کی جماعتوں کے جنکی میعاد پندرہ دسمبر تک ہوگی ۔ اپنا چندہ ادا نہ کرینگی ۔ ان پر جنوری فروری میں مزید رقم لگا کر کمی پُوری کی جائے گی ۔ اور اس طرح انہیں زائد رقم دینی پڑے گی ۔ نیز جلسہ کے کام میں الگ نقصان ہوگا ۔ جس کا گناہ بھی ان لوگوں یا جماعتوں کے ذمہ ہوگا ۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ احباب کوشش کر کے اپنی جماعتوں کی کوتاہی کو پُورا کر دیں گے :۔

جن جماعتوں کا چندہ اکتوبر میں ادا ہو چکا ہوگا ۔ ان کی فہرست الگ شائع کی جائے گی ۔ تاکہ ان کے اخلاص کی یادگار قائم رہے اور دوستوں کو ان کے لئے دعا کی تحریک ہو ۔ والسّلام

خاکسار :- مرزا محمود احمد یکم نومبر ۱۹۳۰ء بشنبہ

انگلستان میں تبلیغ اسلام

رپورٹ لنڈن مشن از ۵ ستمبر لغایت ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء

الحمد للہ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں دو کس بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ایک کا نام Mr Reginald Frank Bush ہے۔ عمر تیس سال کے قریب ہوگی۔ شادی شدہ ہیں۔ چند مرتبہ مسجد میں آئے۔ ان کو زیادہ تر تبلیغ مسٹر مبارک محمد فیولنگ Fuelling. نے کی۔ مگر آخری روز جب بیعت کے فارم پر دستخط کئے۔ مبارک احمد صاحب یہاں موجود نہیں تھے۔ مسٹر خیر اللہ ولز Wells کا ان سے گفتگو کرتے رہے۔ اس طرح ان کو بیعت کے لئے آمادہ کرنے میں ان کا بھی دخل ہے۔ مسٹر بش کا اسلامی نام عمر رکھا گیا اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ اور تبلیغ کرنے والے دوستوں کو جزائے خیر دے۔ ابھی تک مسٹر عمر بش کی اسلامی تعلیم باقاعدہ شروع نہیں ہوئی۔ مگر گذشتہ بدھ کے روز آئے تھے۔ تو مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی۔ کہ انہوں نے السلام علیکم اور بسم اللہ کہنا سیکھ لیا ہے۔ دوسرے صاحب مسٹر او۔ ایچ۔ Sullaiman ہیں۔ جو جنوبی افریقہ کے رہنے والے ہیں اور یہاں ڈاکٹری تعلیم کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ان کو میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت قرآن مجید سے دیا۔ جس سے ان کی طبیعت مطمئن ہوگئی۔ اور ان کے بھائی صاحب نے جو یہاں طبابت کی پریکٹس کرتے ہیں۔ ان ثبوتوں سے مطلع ہو کر جو میں نے ان کے برادر خورد کو دکھلائے تھے۔ بے حد دلی خوشی کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ مسٹر سلیمان کو اور بہت سے ضروری مسائل بھی سمجھائے گئے۔ وہ اب نیو کیسل آن ٹائین New Castle on Tyne میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اور وہاں سے خط و کتابت رکھیں گے۔ آخری خط میں ناسخ منسوخ کے مسئلے کے متعلق انہوں نے دریافت کیا ہے ؛

ہم نے اب کئی مہینوں سے اپنے نومسلم بھائی بہنوں کو اسلامی ناموں سے پکارنا اور انہی ناموں سے ان کا ذکر کرنا شروع کر دیا ہے۔ قرآن مجید کا درس ہر اتوار کو ہوتا ہے۔ اس کے بعد تحفہ ویلز سنایا جاتا ہے۔ اور اس کے اختتام پر تمام حاضرین مل کر لمبی دعا مانگا کرتے ہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ اتوار کو حاضرین میں سے پانچ کس نے قرآن مجید اور نماز کے حصے جو انہوں نے یاد کئے ہوئے ہیں۔ مجلس میں کھڑے ہو کر سنائے۔ اس سے تمام حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ اور دو غیر احمدی دوستوں پر جو موجود تھے۔ ان قرأتوں کا جن میں تلفظ قابل تعریف طور پر درست تھا۔ بہت اچھا اثر ہوا ؛

ہماری خواہش ہے۔ کہ ہمارے یہاں کے سب احباب میں دینی تبلیغ کا شوق پیدا ہو۔ اور سب مرد و عورتیں جن کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ خالص دینی رنگ میں رنگین ہوں۔ اتوار کے روز مسجد کی حاضری کا جو خاطر خواہ ہو جاتی ہے۔ آنے والوں کے اخلاص اور ایثار نفسی پر شاہد ہے۔ چندہ ماہواری اور ہفتہ واری بھی اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق سبھی لوگ دیتے ہیں۔ چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک سے بھی احباب کو مطلع کیا گیا۔ اور گو سب نہیں مگر چند لوگ پوری شرح سے اس چندہ کے دینے کے لئے مستعدی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ادائیگی شروع بھی کر دی ہے۔ اس بات کی بھی ترغیب دی جاتی ہے۔ کہ احباب اپنے عزیزوں اور دوستوں کو مسجد میں لائیں۔ چنانچہ کچھ روز ہوئے ہیں مس سعیدہ سمتھ اور مسز حلیمہ اسمٰعیل ایک لڑکی کو جو ان کے ساتھ کام کرتی ہے۔ لائیں۔ اور گذشتہ اتوار کو مس فاطمہ ٹرجیٹ اپنی ایک دوست کو لائیں ان کو حتے المقدور تبلیغ کی گئی۔ اور کچھ لٹریچر پڑھنے کو دیا گیا۔ ایک ادھیڑ عمر کی خاتون مسز دبر قریباً دو سال سے زیر تبلیغ ہیں۔ اور گو ہمارے ساتھ نمازیں بھی پڑھ لیتی ہیں۔ اور لنڈن میں مقیم ہوں تو ہر جمعہ و اتوار کو آتی ہیں۔ اور ہماری تمام تقاریب میں شامل ہوتی ہیں اور مسیحیت کے عقائد سے بیزار بھی ہیں۔ مگر قبول اسلام کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ اتوار گذشتہ کو چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے ان کو تبلیغ کی۔ بعض معزز لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کو احمدیت کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔ باوجود اسلام قبول کرنے کے ان کے عقائد عجیب قسم کے ہیں۔ قرآن مجید کو خدا کا کلام۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری شارع نبی نہیں مانتے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت بیان کی جاتی ہے تو کہتے ہیں۔ کہ ہم مانتے ہیں کہ حضرت اقدس اپنے دعوے میں صادق تھے۔ مگر جب حضور کو ماننے اور احکام اسلام پر عمل کرنے کا سوال آتا ہے۔ تو گھبراتے ہیں۔ ان لوگوں کے متعلق صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ عیسوی مذہب کو باطل سمجھتے ہیں۔ اور اسلام کو مذہب توحید ہونے کی وجہ سے صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اس سے آگے بڑھنا اور اسلامی احکام کی پابندی کرنا سخت گراں نظر آتا ہے۔ میں وقتاً فوقتاً ان سے ملتا اور تبلیغ کرتا ہوں۔ ایک اور صاحب جو مسلمان ہیں۔ اور نماز وں کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ مدت سے ہمارے زیر تبلیغ ہیں۔ اور ہم سے محبت رکھتے ہیں۔ مگر احمدیت کے متعلق ان کو ابھی تک شرح صدر نہیں ہوا۔ ان کے غیر احمدی ملنے والوں نے ان کو تمام وہ اعتراض سمجھائے جن کو غیر احمدیوں سے سننے کے ہم لوگ عادی ہیں۔ ان کے جواب عرصہ ہوا۔ ان کو دئے گئے۔ اب حسب ہدایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب الٰہی میں استخارے کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان سب لوگوں کی ہدایت یابی اور ان ممالک میں اسلام کی ترقی کے لئے درد دل سے دعائیں فرمائیں۔ کیونکہ بجز الٰہی مدد کے سینوں کا کھلنا اور سچائی کا قبول کرنا محال ہے ؛

چند روز ہوئے۔ ریاست حیدر آباد دکن کا وفد جو ہز ایکسیلنسی عالی جناب نواب سر محمد اکبر حیدری صاحب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے اس ملک میں آیا۔ اس کے آنے کی اطلاع ملنے پر ہمارے ایک وفد نے استقبال کیا۔ سر اکبر حیدری۔ اور لیڈی حیدری نے ہمارے نومسلموں کی تربیت کے حالات نہایت توجہ سے سُنے۔ لیڈی حیدری نے خاص طور پر اس بات پر بہت ہی اظہار تعجب و مسرت فرمایا۔ کہ ان لوگوں کی تربیت ٹھیٹھ اسلامی طریق پر ہو رہی ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ جو سوال انہوں نے ہمارے نومسلموں کے ترک شراب نوشی اور عورتوں کے لباس کے متعلق کئے۔ ان کے جواب نہایت خاطر خواہ دئے گئے۔ سب سے زیادہ تعجب ان کو اس بات پر ہوا۔ کہ ہمارے نومسلم مرد نامحرم عورتوں سے اور نومسلم خواتین نامحرم مردوں سے مصافحہ نہیں کرتیں ؛

ہماری مسجد کو ماشاء اللہ اس قدر شہرت ہو رہی ہے۔ کہ ایک لفافہ پر صرف مسجد لنڈن لکھا ہوا تھا۔ وہ ہمیں پہونچ گیا۔ حالانکہ یہاں کے ہر ایڈریس میں لنڈن کے علاوہ نہ صرف پوسٹل ڈسٹرکٹ کا پتہ بلکہ کوچہ کا نام اور مکان کا نمبر تک لکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اور اس مکمل قسم کے پتہ کے بغیر خطوں کا پہنچنا بہت مشکل بلکہ قریباً ناممکن ہوتا ہے ؛

مسٹر فلبی کے اسلام قبول کرنے کی خبر جس وقت یہاں کے اخباروں میں چھپی۔ تو ان کو ایک خط مبارکبادی کا لکھا گیا تھا۔ ان کا جواب جو شکریہ پر مشتمل ہے۔ جدہ سے آیا ہے۔ ناظرین الفضل کو شائد یاد ہو۔ ان صاحب کا مسجد فضل لنڈن کے افتتاح کے موقعہ پر سلطان ابن سعود کے ولی عہد امیر فیصل کے بلائے جانے میں دخل تھا ؛

۵۔ اکتوبر کو صوفی عبد القدیر صاحب ذوکسٹن کے تھیوسافیکل سوسائٹی کی دعوت پر وہاں تقریر کرنے کے لئے گئے۔ یہ تقریر اکتوبر کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں چھپ گئی ہے۔ تقریر کے خاتمہ پر حاضرین نے سوالات کئے جن میں سے ایک سوال یہ تھا۔ کہ اسلامی ممالک میں عیسائیت کی مخالفت کیوں ہوتی ہے۔ جواب میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ موجودہ عیسائی عقائد مثلاً تثلیث اور ابنیت وغیرہ ایسے غیر معقول ہیں۔ کہ کوئی عقلمند انسان ان کو قبول ہی کس طرح کر سکتا ہے۔ دوسرا سوال مرد وں عورتوں کے اختلاط کے متعلق تھا اس کے جواب میں صوفی صاحب نے ان خرابیوں کی طرف اشارہ کیا۔ جن کے وجود کو بڑے پادریوں کی کانفرنس نے جو حال میں لنڈن میں منعقد ہوئی تھی تسلیم کیا ہے۔ اور جو یقیناً مرد عورتوں کے بے قید اختلاط کا نتیجہ ہیں۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ امن اور اخلاقی لحاظ سے تسلی بخش وہی طریق ہے۔ جس کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ تیسرا سوال ... کے متعلق تھا۔ اس کا ج[واب] [illegible] خاطر خواہ دیا گیا ؛ خاکسار فرزند علی عفا اللہ عنہ امام مسجد لنڈن [illegible]

دعائے مغفرت:- عبدالرحیم صاحب ہیمبوٹ یکم نومبر کے تار میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کی لڑکی حسینہ خانم فوت ہوگئی ہے۔ احباب جماعت دعائے مغفرت کر کے ممنون فرمائیں :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۵۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ نومبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

مُسلمانوں کی دوکانوں پر ہندوؤں کا پکٹنگ

مُسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

مسلمانانِ ہند تجارت میں پہلے ہی بہت پسماندہ ہیں۔ کیونکہ ہر قسم کی تجارت پر ہندوؤں نے قبضہ جما رکھا ہے حتےٰ کہ وہ چیزیں جو ہندو دھرم کے رو سے ممنوع اور ناپاک ہیں۔ اور آج سے کچھ عرصہ قبل جن کا چھونا بھی ہندوؤں کو گوارا نہ تھا۔ ان کی بھی بڑے زور شور سے تجارت کر رہے ہیں۔ اور سرمایہ داری کے بل بوتے پر تجارت کے ہر میدان سے مسلمانوں کو نکال دینے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن کانگرس کی پکٹنگ کی تحریک تو ان کے ہاتھ میں ایک ایسا حربہ آگیا ہے۔ جس سے ایک طرف تو ہندو سوراجیے اپنے آپ کو ملک اور قوم کے بہت بڑے خدمت گذار اور جانثار قرار دے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کی رہی سہی تجارت کو برباد کر کے بہت بڑا نقصان پہنچا رہے ہیں۔

قریبًا ہر شہر میں ایسے بڑے بڑے ہندو سوداگر موجود ہیں۔ جو کسی نہ کسی طرح غیر ملکی اشیاء کی تجارت کر رہے ہیں اس بات سے پکٹنگ کرنے والے بھی ناواقف نہیں۔ لیکن چونکہ وہ زیادہ تر بلکہ تمام کے تمام ہندو ہیں۔ اس لئے ان کی سرگرمیوں کا خاص نشانہ مسلمان ہی بن رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ ہندو تاجروں کے مقابلہ میں مسلمان تاجر بہت قلیل تعداد میں ہیں۔ اور ان کی تجارتیں بھی نسبتًا بہت معمولی درجہ کی ہیں۔ ہندوؤں کی نسبت زیادہ نقصان اُٹھا رہے ہیں۔

اس بات کا اندازہ کہ پکٹنگ کرنے والوں کے نزدیک کس طرح مسلمانوں کو عضوِ ضعیف سمجھ رکھا ہے اس ایک واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ لاہور کی صرف ایک دوکان مسلم کلاتھ ہوس پر پکٹنگ لگانے والے جو گرفتار ہو چکے ہیں۔ ان کی تعداد ۵۰۴ تک پہونچ چکی ہے۔ اور جو گرفتاری سے بچ گئے ہیں۔ ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ حالانکہ لاہور میں بدیشی کپڑے کی فروخت ہندوؤں کی دوکانوں پر کھلے بندوں ہو رہی ہے۔ کانگریسی رضاکار ان کی طرف قطعًا رُخ نہیں کرتے۔ لیکن مسلم کلاتھ ہوس پر جب سے انہوں نے پکٹنگ لگانا شروع کیا ہے۔ آج تک بند نہیں کیا۔ روزانہ تین تین بلکہ اس سے بھی زیادہ رضاکار دھیجے جاتے ہیں۔

لاہور کے مسلمانوں نے کانگرسیوں کی اس سینہ زوری کے خلاف کئی بار صدائے احتجاج بلند کی۔ اور صاف صاف کہدیا۔ کہ جب مسلمان کانگرس کی تحریک میں شامل ہی نہیں۔ بلکہ کانگرس کو اپنے حقوق غصب کرنے والی پارٹی سمجھ کر اس سے بالکل الگ ہیں تو پھر کانگرسیوں کا کوئی حق نہیں۔ کہ مسلمانوں کو کانگرس کے احکام کی تعمیل کے لئے مجبور کریں۔ اور جبرًا ان کے کاروبار کو بند کر دیں مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ کانگرسی مسلمانوں کے خلاف اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اور جو چاہتے ہیں۔ کر رہے ہیں۔ لاہور کے مسلمانوں نے ہندوؤں کی اس قسم کی چیرہ دستیوں سے تنگ آکر ایک "مسلم تنظیم کمیٹی" تجویز کر کے پنجاب کانگرس کمیٹی کو مطلع کیا تھا۔ کہ

"آپ کے لئے ضروری ہے۔ کہ آئندہ اپنے ہر کارکن کو ہدایت کریں۔ کہ نہ وہ اپنے کسی پروگرام کی تعمیل کے لئے کسی مسلم کو مجبور کرے۔ اور نہ حقارت آمیز الفاظ سے مخاطب کرے۔ اس بات کو ذہن نشین کر لیجئے۔ کہ اگر آپ کسی مسلمان کی دوکان یا مکان پر پکٹنگ لگا کر اس کی عزت و آبرو کو کم کرنا اور اس کے کاروبار کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو مسلمان بھی آپ کے مکانوں اور دوکانوں اور گذرگاہوں پر پکٹنگ لگانا جانتے ہیں۔ اور صرف معمولی پکٹنگ نہیں۔ بلکہ اپنے مذہب اور عزت و ناموس کی خاطر مرمٹنا بھی جانتے ہیں آپ مسلمانوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ ان کو تنگ نہ کریں۔ ورنہ وہ آپ کے پروگرام کا مقابلہ کرنے کے لئے سر بکف میدان میں نکل آئیں گے"۔

لیکن افسوس کہ یہ اعلان الفاظ تک ہی محدود رہا۔ اور عزت و ناموس کی خاطر مرمٹنے اور سر بکف میدان میں نکل آنے کے بلند بانگ دعوے کرنے والوں میں سے کسی نے بھی اس پر عمل نہ کیا۔ حالانکہ کانگرس نے مسلمان تاجروں کے کاروبار کو تباہ کرنے میں ایک دن کا بھی التوا نہ کیا۔ چنانچہ مسلم کلاتھ ہوس پر اس وقت تک ان کی یورش جاری ہے۔ اور "مسلم تنظیم کمیٹی" کا کہیں وجود نظر نہیں آتا۔ ہم نے اسی وقت لکھ دیا تھا۔ اور مسلم تنظیم کمیٹی کے ناظم صاحب کی خدمت میں پرچہ بھیجکر انہیں آگاہ کر دیا تھا۔ کہ

"یہ توقع رکھنا کہ صرف ایک اعلان شائع کر دینے سے مسلمان کانگرس والوں کی چیرہ دستیوں اور ایذا رسانیوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ یہ درست نہیں۔ مسلمانوں کی اس وقت تک کی خاموشی سے ان لوگوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور جب تک مسلمانوں کی طرف سے ان کے مقابلہ میں کوئی عملی کارروائی نہ ہوگی وہ کوئی اثر قبول نہ کریں گے"۔

آخر وہی ہوا۔ جس کا ہمیں خدشہ تھا۔ مسلمان صرف اعلان کر کے بیٹھ رہے۔ اور کانگرسیوں نے ان کی تباہی و بربادی میں ذرا بھی کمی نہ آنے دی۔ اگر مسلمان کچھ بھی ہمت اور کوشش سے کام لیتے تو ہندو قطعًا آج تک مسلم کلاتھ ہوس کی در بندی میں مصروف نظر نہ آتے۔ مگر افسوس کہ لاہور کے مسلمانوں نے بے حد کم ہمتی بلکہ بے حمیتی سے کام لیا۔ اور اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہم ضلع شیخوپورہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں جنڈیالہ شیر خاں کے مسلمانوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہیں تنگ کرنے کے لئے جب ہندوؤں نے اپنی دوکانیں بند کر دیں۔ اور مسلمانوں کا معاشرتی مقاطعہ کر دیا۔ تو مسلمانوں نے اپنی ضروریات کا خود انتظام کرنے کے لئے اپنی دوکانیں کھول لیں۔ اور ہندوؤں کی بجائے مسلمان دوکانداروں سے خرید و فروخت شروع کر دی۔ اس پر ہندو ایک طرف تو حکام کے آگے چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ہندو اخبارات مقامی لیڈروں سے درخواست کر رہے ہیں کہ

"ہر دو فرقوں کے درمیان مصالحت پیدا کرنے کی کوشش کریں"

(پرتاپ ۲۹ - اکتوبر)

اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جا رہا ہے:-

"مسلمانوں نے ہندو آزاری میں انتا کمال کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے ہندوؤں کی دوکانوں پر پکٹنگ لگا دیا ہے۔ اور جو مسلمان کسی ہندو کی دوکان سے کوئی سودا لیتا ہے۔ اسے مسلمان تنگ کرتے ہیں"۔ (ملاپ ۲۹ - اکتوبر)

اگر یہ درست بھی ہو۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک معمولی سے گاؤں میں ہندوؤں کی نمک مرچ کی دوکانوں پر مسلمانوں کے پکٹنگ لگانے کو کس مونہہ سے "ہندو آزاری میں کمال" قرار دیا جا رہا۔ اور یہ درخواست کی جا رہی ہے۔ کہ ضلع کے ذمہ دار افسران

اس خرابی کا تدارک کریں۔ جبکہ لاہور جیسے شہر میں مسلمانوں کی دکانوں کی ہندوؤں نے منڈی بندی کئے ہوئے۔ اور ان پر پکٹنگ لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ جو شخص سودا لینے آتا ہے۔ اسے تنگ کرتے ہیں اگر ہندوؤں کی دوکانوں پر پکٹنگ لگانا ہندو آزاری میں کمال ہے تو مسلمانوں کی دوکانوں پر پکٹنگ لگانا کیوں مسلم آزاری میں کمال نہیں ۔

بات یہ ہے۔ ہندو کسی فعل کی مضرت کا اس وقت تک قائل ہی نہیں ہو سکتا۔ جب تک خود اس سے دوچار نہ ہو۔ اسی لئے ہم نے مسلمان دوکانداروں کی دوکانوں پر پکٹنگ کے متعلق لکھا تھا۔ کہ جب تک مسلمانوں کی طرف سے ان کے مقابلہ میں کوئی عملی کارروائی نہ ہوگی۔ وہ کوئی اثر قبول نہ کریں گے۔ چنانچہ شیر خاں کے مسلمانوں نے اپنے عمل سے ہماری اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ دیگر مقامات کے مسلمان بھی ان کی تقلید کریں۔ ہم نہیں سمجھتے۔ جب مسلمانوں کی دوکانوں پر پکٹنگ لگانا ہندو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ تو اسی حق کو مسلمانوں کے استعمال کرنے پر انہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اور مسلمانوں کا اپنی دوکانیں کھولنا اور انہی سے خرید و فروخت کرنا تو ہر طرح جائز اور ضروری ہے۔ کاش مسلمان اس طرف متوجہ ہوں ۔

یورپ پر اسلام کے احسان

ریورینڈ ولیم ایچ ہال۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی یورپین مصنفین کی اسناد کی بنا پر ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔

"جس وقت اقوام یورپ پر قرون وسطیٰ کی تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں۔ بغداد کے فاضل علماء نے اپنی انتھک کوششوں سے یونانی علوم و فنون کو زندہ کیا۔ جس کے بعد یورپ اس بھولے ہوئے اور مدفون شدہ خزانہ سے واقف ہوگیا۔ یہ امر یقینی ہے۔ کہ یورپ کی اس عظیم الشان بیداری میں عربوں کی فضیلت کو کچھ کم دخل نہیں ۔"

کس قدر عبرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس یورپ نے مسلمانوں کی بدولت علمی اور عملی عروج حاصل کیا۔ موجودہ مسلمانوں کے لئے وہ ایک ہجوبہ بنا ہوا ہے۔ اور اس سے ان کی آنکھیں چندھیا رہی ہیں۔

ہندوؤں کو مسئلہ طلاق پر عمل کرنے کی ضرورت

اگرچہ ہندوؤں کا یہ دعوےٰ خود ان کی طرف سے باطل قرار دیا جا چکا ہے۔ کہ ہندو دھرم میں عورت سے خاوند کا تعلق اس قدر پختہ ہے۔ کہ خاوند کے مرجانے کے بعد بھی وہ ٹوٹ نہیں سکتا۔ کیونکہ ہندو نہ صرف طلاق کی ضرورت کا احساس کر کے اسے جاری کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ بلکہ کئی لوگ تو اس پر عمل بھی کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بیوہ عورتوں کی شادی جسے موجودہ زمانہ کے مہرشی نے بھی ممنوع قرار دیا۔ اور اس کا بدل نیوگ جیسا غیر شائستہ فعل نکالا۔ اس کثرت سے ہندوؤں میں ہو رہی ہے۔ جس کی کوئی حد نہیں۔ لیکن چونکہ ہندو عورت کا اپنے خاوند سے علیحدگی حاصل کرنا بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔ اور کہیں شاذ و نادر ہی اس میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ اس لئے وہ بیچاری ہندو عورتیں جو اپنے خاوندوں کے مظالم کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ ان سے مخلصی کی کوئی صورت نہ پا کر اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاک کر لیتی ہیں۔

اسی قسم کا ایک واقعہ حال میں ہوا۔ لاہور کی ایک ہندو دیوی بھاگ وتی نے اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگا لی اور زندہ جل کر مر گئی۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس کا اپنے خاوند سے جھگڑا رہتا تھا۔

مرد و عورت کی طبائع نہ ملنے اور ایک دوسرے سے وابستگی پیدا نہ ہونے کی وجہ سے شکر رنجی اور نااتفاقی کے پیدا ہو جانے اور اس حالت تک پہونچ جانے کا کہ گذارہ نہ ہو سکے۔ یہی علاج ہے کہ مرد و عورت علیحدہ ہو جائیں۔ ورنہ انجام وہی ہو سکتا ہے۔ جو مذکورہ بالا واقعہ میں ہوا۔ اسلام نے ایسے ہی حالات میں طلاق اور خلع کی اجازت دی ہے ۔

گول میز کانفرنس کے ہندوستانی نمائندوں کی ہتک

گول میز کانفرنس لنڈن کے ہندوستانی نمائندوں کو انگریزوں کے مظاہرہ میں مدعو کر کے جو سلوک ان سے کیا گیا۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ ہندوستانی نمائندوں کی منتظمین مظاہرہ نے بات تک نہ پوچھی۔ اور ایک کونہ میں تنہا چھوڑ دئے گئے۔ ان کی نشستوں کا کوئی انتظام نہ کیا گیا۔ اور وہ مسلسل دو گھنٹے سردی اور ہوا میں پریشان رہے۔ حالانکہ اسی موقعہ پر نو آبادیات کے نمائندوں کا سرکاری طور پر خیر مقدم کیا گیا۔ اور وزیر اعظم بھی خیر مقدم کرنے والوں میں موجود تھے ۔

ہندوستانی نمائندوں سے وزیر ہند کے پرائیویٹ سکرٹری نے وزیر ہند کی طرف سے اظہار معذرت کرتے ہوئے معافی طلب کی۔ اور اس طرح ایک حد تک اس کوتاہی کا ازالہ ہوگیا۔ جو ہندوستانی نمائندوں کے معاملہ میں ظاہر کی گئی تھی لیکن اس سے نمائندوں کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس کے بعد ایک اور تقریب میں۔ جب انہیں مدعو کیا گیا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ارکان حکومت کو فراخدلی اور وسعت حوصلہ سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہندوستان کے نمائندوں کو اپنے گھر بلا کر ان کی ہتک نہیں کرنی چاہیئے۔ ہندوستان کے نمائندوں کو اپنے حقوق پیش کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ اگر معمولی معمولی باتوں میں ان کی تحقیر اور تذلیل روا رکھی گئی۔ اور ان کا مناسب اعزاز ملحوظ نہ رکھا گیا۔ تو وہ کس طرح توقع کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے اہم مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا ۔

ہندوستان اسلامی عہدِ حکومت میں

مسلمان حکمرانوں نے اپنے عہد میں ہندوستان کو جس معراجِ ترقی پر پہونچا یا۔ اور ہندوستان میں بسنے والوں کو تباہ کن اور ہلاکت آفرین رسم و رواج سے نکال کر جس درجہ پر لا کھڑا کیا۔ اس کا خیال کر کے ہر شخص کا دل مسلمان حکمرانوں کے متعلق جذبۂ تشکر اور امتنان سے بھر جاتا ہے۔ لیکن ہندو ہمیشہ سے مسلمان حکمرانوں پر طرح طرح کے الزام لگانے اور ان کے عہد کو ہندوستان کے لئے بدترین عہد قرار دینے کی کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ ہندوؤں کی اس کوشش میں آئندہ بھی ترقی ہوتی رہتی۔ اگر موجودہ حکومت ان کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکنے لگتی۔ اور وہ اسے الٹ دینے کی تجاویز میں منہمک نہ ہو جاتے اب اس جذبہ سے متاثر ہو کر۔ یا اپنی گذشتہ روش کی غلطی کسی حد تک محسوس کرتے ہوئے اسلامی عہد حکومت کی برکات کا اعتراف کھلے طور پر کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ رائل ایمپائر سوسائٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جے۔ ایل۔ رچی نے کہا۔

"باوجود بے شمار روکاوٹوں اور نقائص کے ہندوستان برطانوی لوگوں کی آمد سے پہلے ہندو اور مسلمان حکمرانوں کے وقت ترقی کر رہا تھا۔ اور اپنی امداد کے لئے کسی کا محتاج نہ تھا۔"

(پرتاپ ۳۱ اکتوبر)

یہ اعتراف حقیقت بہت ہی قابل قدر ہوتا۔ اگر اس کی بنیاد موجودہ حکومت کی عداوت اور دشمنی پر نہ ہوتی۔ اب تو یہی خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ جو کچھ کہا گیا۔ انگریزوں کو برے رنگ میں پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔ نہ کہ اسلامی عہد حکومت کی برکات کے اقرار کے لئے کہا گیا۔

وزارتِ تعلیم پنجاب اور ہندو

وزارتِ تعلیم کا عہدہ آنریبل ملک فیروز خاں صاحب نون کے سپرد ہونے کی وجہ سے ہندوؤں کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے ہیں۔ اور انہوں نے ابھی سے شور مچانا شروع کر دیا ہے۔ ہندو ارکان کونسل کا ایک وفد حال میں گورنر پنجاب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس نے وزارت تعلیم پر ڈاکٹر گوکل چند صاحب کو مقرر کرنے کا مطالبہ کیا۔ ہندو اخبارات بھی نہایت بیہودہ اور غیر شریفانہ طور پر وزیر تعلیم کے متعلق اظہار رائے کر رہے ہیں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہندو وزارت تعلیم پنجاب کے خلاف کس طرح ابھی سے لنگر لنگوٹے کس کر تیار ہو رہے ہیں۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ ان کی اس وقت کی شر انگیزی جبکہ وزارت تعلیم کو عملی طور پر کام کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ ان کی آئندہ بیہودہ سرائیوں کا پول کھول دے گی۔ اور سمجھا جائیگا۔ کہ ہندوؤں نے ہر حالت میں وزارت تعلیم کی مخالفت کرنا اپنا فرض قرار دے لیا ہے ۔

سیرت رسول اللہ کا ذکر قرآن کریم میں

حقوق نسوانی کا قیام

عورت جو مرد کا دایاں بازو ہے۔ اور تمدن انسانی کی گاڑی کا ایک پہیہ ہے۔ ہمیشہ سے ہی مظلوم رہی ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عرب میں خود عورتوں کو بھی ترکہ کا مال سمجھا جاتا تھا۔ وراثت سے محروم کیا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ وغیرہ۔ غرضیکہ عورت کی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی۔ تمام دنیا میں اس سے اس قسم کے سلوک ہوتے تھے۔ مردوں کے ظلم کرنے پر بھی اسے علیحدگی کا حق نہ تھا۔ ہندوستان میں عورت متوفی خاوند کے بعد نہایت وحشیانہ سلوک کی مستحق سمجھی جاتی تھی۔ اسے کنبہ میں ایک منحوس وجود سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ بیچاری متوفی خاوند کے بعد مستقبل کی حالت کو خیال میں لا کر اپنی زندگی کو موت پر ترجیح دیتی ہوئی اپنے خاوند کے ساتھ ہی جل مرنے کے لئے تیار ہو جاتی تھی۔ تاکہ اسے مستقبل کی مصیبتیں دیکھنے کا موقع نہ ملے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ تو آپ نے عورتوں کے حقوق قائم فرمائے۔ اور عورت کے حقوق کی حقیقی عظمت قائم کی۔ اللہ تعالےٰ نے تقسیم ترکہ کے احکام نازل فرمائے اور عورت کا حصہ مقرر کیا۔ جس کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ عورت کا مہر مقرر کر کے مسلمانوں کو سبق دیا۔ کہ یہ علیحدہ جائداد رکھ سکتی ہے۔ جس کی وہ واحد مالک ہوگی۔ عاشروھن بالمعروف کا حکم نازل کر کے فرمایا۔ ان سے معروف اور پسندیدہ طریق سے معاملہ کرو۔ (یعنی اس طریق سے جس کی تفصیل قرآن کریم میں ملتی ہے) لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا ظلم قرار دیا۔ ظالم خاوند سے طلاق لینے کا حق دلایا۔ اور فرمایا۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف۔ جس طرح مرد کے عورت پر حقوق ہیں۔ اسی طرح عورتوں کے بھی مرد پر حقوق ہیں۔ اسی تعلیم کا یہ اثر ہے۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد پر رسم ستی پر پابندیاں عائد کی گئیں۔ اور آج عورت کی وراثت کا مسئلہ کونسل میں پاس کرایا گیا ہے۔

اتحاد مذہبی

مذہبی اختلافات جب حد سے بڑھ جائیں۔ تو تمدن انسانی برباد ہو جاتا ہے۔ اور مذہبی تعصب لوگوں کو اندھا کر دیتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتحاد مذہبی کے لئے ایسے اصول تعلیم فرمائے۔ جن کے تسلیم کرنے پر مسلمان کسی مذہب کے آدمی سے اختلاف رکھتا ہوا بھی تمدن انسانی کے لئے مضر ثابت نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ایک اصول یہ بتایا۔ تعالوا الیٰ کلمۃٍ سواءٍ بیننا وبینکم۔ کہ جو بات مشترک ہو۔ اس پر جمع ہو جاؤ۔

دوسرا اصول یہ فرمایا۔ تعاونوا علے البرّ والتقویٰ نیکی اور تقویٰ کی بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

تیسرا اصول یہ فرمایا۔ لا یجرمنکم شنآن قومٍ الا تعدلوا۔ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔ کسی قوم کی دشمنی تمہیں مجرم نہ بنا دے۔ کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کیا کرو۔ وہ تقویٰ کے بہت قریب ہے۔ یعنی کسی قوم کے حقوق قومی یا مذہبی تعصب کی وجہ سے غصب نہ کرو۔

چوتھا اصول یہ فرمایا۔ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ کہ ہر قوم میں ڈرانے والا آیا ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃٍ رسولاً۔ ہم نے ہر قوم میں رسول مبعوث کیا ہے۔ لکل قوم ھادٍ۔ ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنیوالا ہے۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اقرار کرے۔ کہ تمام روئے زمین کی قوموں میں جو لوگ نقطہ مرکزی ہوئے ہیں۔ وہ خدا کے نبی تھے۔ ان سب پر ایمان لاؤ۔ ان آیات کی موجودگی میں ایک مسلمان جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق تسلیم کرتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام وغیرہ۔ حضرت کرشن جی مہاراج وغیرہ کو بھی خدا کا نبی اور مقدس ماننے کے لئے مجبور ہے۔ یہ ایک ایسا اصول ہے۔ جس میں اسلام تمام مذاہب سے ممتاز ہے۔ ایک مسلمان کسی قوم کے بزرگ کی توہین نہیں کر سکتا۔ بلکہ عزت کرنے پر مجبور ہے۔ مگر ایک ہندو اور عیسائی اور یہودی اپنے بزرگوں کو مانتا ہے۔ اور دوسروں کا سختی سے انکار کرتا ہے۔ اگر آج دنیا اس اصول کو تسلیم کرے۔ کہ تمام مذاہب کے بزرگوں کی عزت کی جائے۔ اور ان پر ایمان لایا جائے۔ تو تمام دنیا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتی ہے۔ اور تمام قومی جھگڑے مٹ سکتے ہیں۔ اور رنگ۔ ونسل وملک کے اختلاف کی ذرا بھر یاد بھی باقی نہیں رہ سکتی۔ اوپر کے بیان کردہ اصول ایسے اصول ہیں۔ جن پر خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل فرمایا۔ اور مسلمانوں سے ان پر عمل کرایا۔

صلح پسندی

قرآن شریف نے حضور علیہ السلام کو اس وقت تلوار اٹھانے کی اجازت دی۔ جب دشمن نے آپؐ کو اور آپ کے ماننے والوں کو حد درجہ تنگ کیا۔ اور انہیں ہر ایک انسانیت سوز سلوک کا تختۂ مشق بنایا۔ حتےٰ کہ انہیں اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وطن مالوف چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ آپ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔ مگر وہاں بھی دشمن نے پیچھا نہ چھوڑا اور حملہ کر دیا۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے مدافعت کی خاطر مقابلہ کرنے کی اجازت دی۔ چنانچہ فرمایا۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا۔ ان مسلمانوں کو مظلوم ہو جانے کی وجہ سے لڑنے کا اذن دیا گیا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی تعلیم دی۔ ان جنحوا للسلم فاجنح لھا۔ اگر وہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں۔ تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔ الصلح خیر۔ صلح بہتر چیز ہے۔ حضور علیہ السلام نے انہی آیات کی تعمیل میں مقام حدیبیہ پر کفار مکہ سے صلح کی۔ حالانکہ شرائط صلح ایسی تھیں۔ جو صاف بتا رہی تھیں۔ کہ مسلمان ان شرائط کی صورت میں نقصان اٹھا رہے ہیں۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ نے صلح کی تعلیم کے ساتھ آپ کو فرمایا۔ وتوکل علے اللہ۔ کہ صلح کا نتیجہ خدا پر چھوڑ دو۔ اس لئے آپ نے کفار سے صلح کر لی۔ کیونکہ آپ کو یقین تھا۔ کہ خدا ہمیں اس کے بُرے اثرات سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ بعد میں خدا تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ کفار کو خود وہ شرائط توڑنی پڑیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی سختی سے پابندی کی۔

غرضیکہ آپؐ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو جن کی تفصیل کی گنجائش نہیں۔ ایسے احسن طریق سے انجام دیا۔ کہ انہیں معلوم کر کے ہر سلیم الفطرت کا دل پکار اُٹھتا ہے۔ کہ واقعی آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ اللّٰھم صلّ علےٰ محمّدٍ وعلےٰ آل محمّدٍ۔

اگر مسلمان آپ کے فیض سے نہ صرف خود مستفیض ہوتے۔ بلکہ دنیا میں اسے جاری رکھتے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے فوائد اپنے اعمال سے ثابت کرتے۔ تو آج دنیا کا بہت بڑا حصہ رحمۃ للعالمین پر اسی طرح سلام و درود پڑھتا۔ جس طرح مسلمان پڑھتے ہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ کی حتےٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر خود عمل کرنا بھی چھوڑ دیا۔ اور ذلت کے گڑھے میں گر گئے۔ اب بھی اگر مسلمان اس مقدس تعلیم کو نہ صرف زبان اور قلم سے بلکہ اپنے عمل سے دنیا میں پیش کریں۔ تو دنیا میں عظیم الشان انقلاب آ سکتا ہے۔

(خاکسار۔ محمد نذیر از لائل پور)

ہندوستان بھر میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

چیچٹھ (گورداسپور) زیر صدارت سید جماعت علی شاہ صاحب جلسہ ہؤا۔ صاحب صدر اور منشی کمال الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار نصیر الدین)

راجو خامانی (حیدر آباد سندھ) خاکسار نے سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مسجد میں تقریر کی۔ (خاکسار تاج محمد)

سٹروعہ میں ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۰ء جلسہ منعقد ہؤا اور زیر صدارت چوہدری غلام مصطفےٰ خان صاحب ذیلدار سیرت خاتم النبیین پر حسب ذیل اصحاب نے لیکچر دیئے۔

(۱) منشی غلام جیلانی خان صاحب۔ عبدالرحمن خانصاحب متعلم جامعہ احمدیہ۔ ماسٹر شجاعت حسین صاحب۔ چوہدری چھجو خانصاحب

پوایاں (شاہجہان پور) ۲۶ر اکتوبر سیرت خاتم النبیین کے متعلق جلسہ ہؤا۔ خاکسار نے تقریر کی۔ اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ لوگ وجد میں آ گئے۔ اور حضرت کا کلام سنکر سلسلہ احمدیہ کی کامیاب خدمات کا بصد شوق ذکر کیا۔ خاکسار ۲۰ میل کا سفر کر کے اپنے سائیکل پر گیا۔ اور واپس آیا۔ (خاکسار احتیاج علی۔ شاہجہانپور)

دولت پور (گورداسپور) زیر صدارت شیخ غلام قادر صاحب امیر جماعت پٹھان کوٹ۔ بوقت ۵ بجے شام خاکسار نے اور بابو فضل دین صاحب سب اورسیر نے تقریریں کیں۔ بہت لوگ شریک جلسہ ہوئے۔

پٹھان کوٹ۔ اسی دن پٹھان کوٹ میں بھی جلسہ کیا گیا۔ خاکسار نے اور شیخ نور الدین صاحب اور شیخ عبدالجلیل صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار عبدالکریم از پٹھانکوٹ)

بنارس۔ ۲۶ر اکتوبر سیرت خاتم النبیین کے بیان کرنے کے لئے جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں مولوی عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل الانبیاء ہونے پر تقریر کی۔ (خاکسار عبدالرشید خان)

امرتسر۔ ۲۶ر اکتوبر ۳۰ء کو بوقت ½ ۷ بجے شام زیر صدارت جناب شیخ صادق حسن صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء و ممبر لیجسلیٹو اسمبلی جلسہ منعقد ہؤا۔ فہمیدہ طبع کے حاضرین کی کثیر تعداد تھی۔ جن میں ہندو سکھ اور مسلمان شریک تھے۔ نظموں۔ نعتوں کے بعد رائے صاحب بخشی بھگت رام صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ نے تقریر کی۔ اپنی دلکش اور شاندار تقریر کے خاتمے پر سیرت نبوی کے متعلق ایک مختصر بہترین رسالہ لکھنے والے کے لئے بیس روپیہ کا انعام اپنی طرف سے پیش کیا۔ ازاں بعد ماسٹر رتن سنگھ صاحب صوفی نے اپنا مضمون پڑھا۔ پھر شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے تقریر کی۔ پھر پنڈت کرتار سنگھ صاحب فلاسفر جو کہ سکھ مذہب کے اچھے عالم ہیں۔ تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ تحریک تمام دنیا کو ایک مذہب پر جمع کر دیگی۔ غرض جلسہ اپنی دلکش تقریروں کے باعث بڑی کامیابی سے ختم ہؤا۔ (خاکسار قاضی عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

امرتسر۔ میں مستورات کا جلسہ شیخ غلام حسن ہال امرتسر میں زیر صدارت بیگم صاحبہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو ہؤا۔ جس میں بکثرت مستورات شریک ہوئیں۔ استانی میمونہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم اور معصومہ خاتون صاحبہ سیکرٹری لجنۃ اماءاللہ نے مضامین پڑھے۔ (معصومہ رشید امرتسر)

وڈالہ بانگر۔ کوٹ میاں صاحب (دلیل پور) رحیم آباد (ضلع گورداسپور) ۲۶ر اکتوبر کو سیرت خیر البشر پر جلسے منعقد ہوئے جن میں ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ جلسے بارونق و کامیاب رہے۔ (خاکسار سردار علی)

سٹلمنٹ محمود آباد۔ (خانیوال) زیر صدارت قریشی محمود احمد صاحب جلسہ ہؤا جس میں لالہ پرشوتم لال صاحب پلیڈر لالہ ہنسراج صاحب بھیانہ مولوی عبدالرشید صاحب واعظ کی تقریریں ہوئیں۔ (خاکسار۔ عبدالحمید)

گوجر خان۔ جامع مسجد گوجر خان میں سیرت خیر البشر پر مولوی عبدالرحمن صاحب بوتالوی کا لیکچر ہؤا۔ خاکسار نے اور مولوی عبدالرحمن صاحب نے راولپنڈی اور گوجر خان کے ریلوے سفر میں بھی تھرڈ سیکنڈ اور فسٹ کلاس کے ڈبوں میں مسافران ریل کو سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات سنائے۔ (خاکسار عبداللطیف بٹالوی)

شادن لنڈ (ڈیرہ غازیخان) ۲۶ر اکتوبر ۳۰ء مسجد احمدیہ میں جلسہ ہؤا۔ صدر قاضی احمد بخش صاحب مفتی علاقہ تھے۔ اور خان غلام محمد خان صاحب پنشنر۔ منشی امام بخش خان صاحب۔ منشی غلام حیدر خان صاحب مدرس۔ مولوی عبدالقادر خان صاحب ہیڈ ماسٹر احمد خانصاحب بلغانی۔ مولوی غلام حسن خان صاحبان کی تقریریں ہوئیں۔ (خاکسار عبدالقادر خان احمدی ہیڈ ماسٹر)

شاہ پور (گورداسپور) بعد نماز عشاء زیر صدارت چودھری نبی بخش صاحب جلسہ ہؤا۔ جس میں خاکسار نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ حاضرین نے ایسے جلسوں کی مزید خواہش ظاہر کی۔ اسی طرح موضع پیرو وال میں بصدارت میاں میراں بخش صاحب سیرت پر جلسہ ہؤا۔ (محمد رمضان اٹھوال)

کاہنوان۔ (گورداسپور) میں بھی سیرت خیر البشر پر جلسہ ہؤا۔

بھڈال میں ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو زیر صدارت چوہدری محمد امین صاحب پٹواری جلسہ ہؤا۔ میاں محمد امین و چودھری دین محمد صاحبان نے تقریریں کیں۔ حاضرین کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ (دین محمد بقلم خود)

اٹھوال میں احمدیہ مستورات نے سیرت کے جلسے کا انتظام کیا۔ کافی مستورات شریک جلسہ ہوئیں۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات فرقہ نسواں پر تقریر کی۔ (منیر بیگم)

آنبہ میں زیر صدارت مہتہ روشن لال صاحب سیرت خاتم النبیین پر جلسہ منعقد ہؤا جس میں میاں امیر صاحب نے اپنا مضمون پڑھا۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ (اسید لال شاہ آنبہ چک ۹)

روہیلاں والی۔ ۲۶ر اکتوبر کو سیرت خاتم النبیین پر جلسہ منعقد ہؤا جس میں مولوی مشتاق احمد صاحب اور مولوی عبدالرحیم صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھی تشریف لائے۔ چودھری آتما رام صاحب رئیس نے بہت امداد دی۔ جلسہ کامیاب رہا۔ (مرزا شریف احمد)

پشاور شہر۔ سیرت خیر البشر کا جلسہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۰ء رائے مرلی مل صاحب رئیس پشاور کی سرائے میں زیر صدارت جناب خان صاحب شیخ خدا بخش صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی۔ و آنریری مجسٹریٹ پشاور منعقد ہؤا۔ مولوی محمد یار صاحب اور جناب میر قاسم علی صاحب نے سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہایت فاضلانہ تقریریں کیں۔ جن کا حاضرین پر بہت اثر کیا۔ (خاکسار مرزا غربت علی جنرل سکرٹری پشاور)

گھٹیالیاں (سیالکوٹ) احمدیہ مڈل سکول میں سیرت خاتم النبیین پر زیر صدارت منشی محمد علی صاحب جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں خاکسار کی اور ماسٹر فضل الرحمن صاحب کی تقریروں کے علاوہ طلباء مدرسہ نے بھی تقریریں کیں۔ (محمد احمد)

اٹھوال (ضلع گورداسپور) ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر جلسہ منعقد ہؤا جس میں خاکسار اور میاں محمد ابراہیم صاحب نے تقریریں کیں۔

(خاکسار۔ محمد رمضان)

چک نمبر ۸ - (ضلع شیخوپورہ) زیر صدارت چوہدری تاج الدین صاحب نمبردار چک ۱۱ جلسہ منعقد ہوا۔ میاں غلام نبی صاحب خطیب چک نمبر ۱۱ اور چوہدری اللہ دتا صاحب سفید پوش چک نمبر ۸ نے تقریریں کیں۔

(سید لال شاہ)

خود پور (ضلع لاہور) بصدارت سید ولایت شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں چوہدری محمد ابراہیم صاحب اور ماسٹر عبد الواحد صاحب نے تقریریں کیں۔ سامعین نہایت محظوظ ہوتے۔ (خاکسار محمد اشرف)

شاہدرہ - زیر صدارت حکیم احمد الدین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ عطاء اللہ صاحب بریلوی۔ میاں محمد سعید صاحب سعدی۔ میاں معراج الدین صاحب عمر لاہورنے تقریریں کیں۔ (خاکسار اللہ دین)

شاہدرہ میں خواتین کا جلسہ زیر صدارت اہلیہ صاحبہ حکیم احمد دین صاحب منعقد ہوا۔ بعد نعت خوانی کے خاکسار سکرٹری لجنہ اماء اللہ نے اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔

(سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

فاضلکا - زیر صدارت مولوی عبد الکریم صاحب میونسپل کمشنر مسجد کلاں میں جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب صدر منشی محمد اکبر خان صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ نعتیں پڑھی گئیں۔ جلسہ کے خاتمہ کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اور چوہدری نور سکندر خان صاحب بی۔ اے معہ طلباء اسلامیہ سکول جلسہ گاہ سے اسلامیہ سکول تک خوش الحانی سے نعتیں پڑھتے ہوئے لوٹے۔ (محمد سلیمان غوری)

چار دیہات میں جلسہ - کھیوا چک نمبر ۱۲۶ و چک نمبر ۱۵ و چک نمبر ۱۲۶ - اور موضع نند نگ آباد - (لائل پور) میں جلسے ہوئے جن میں مولوی اللہ دتا صاحب۔ مولوی محمد صدیق صاحب۔ مولوی صوبے شاہ صاحب۔ مولوی جلال شاہ صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ (خاکسار سید طفیل محمد شاہ)

چکوال - جلسہ زیر صدارت چوہدری جلال الدین صاحب تحصیلدار منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب راجہ محمد نواز خان صاحب نے سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنا دلکش مضمون پڑھا۔ اس کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول کے ایک ٹیچر صاحب نے تقریر کی۔ پھر خاکسار اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ (خاکسار عبد الغنی)

لبسال - (کیمل پور) ۲۶ اکتوبر بصدارت خان میاں خان صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ناڑا جامع مسجد لبسال میں جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب صدر مولوی ارشاد حسین صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ نیز ایک جلسہ مستورات کا منعقد ہوا جس میں خواتین نے تقریریں کیں۔ اور نعتیں پڑھیں۔

(خاکسار محمد اکبر)

ڈسکہ - انجمن اسلامیہ ڈسکہ کے ہال میں ایک کامیاب جلسہ ہوا۔ صدر مولوی نور محمد صاحب امام مسجد جامع تھے۔ مرزا برکت علی صاحب۔ مولوی الف دین صاحب وکیل۔ لالہ گوبند رام صاحب اور منشی محمد شریف صاحب نے تقریریں کیں۔ شیخ غلام نبی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل پریذیڈنٹ انجمن کوٹ ڈسکہ نے بہت مؤثر لیکچر دیا۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیوں کے مصالح اور ان پر اعتراضوں کے جوابات لوگوں پر واضح کئے۔ اہل ڈسکہ نے بہت مدد کی۔ جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ خاص کر شیخ غلام نبی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ مولوی الف دین صاحب۔ لالہ گوبند رام صاحب کا۔ (خاکسار غلام نبی)

چک نمبر ۸۸ و چک نمبر ۹۹ و چک نمبر ۱۰۰ :- چک نمبر ۸۸ میں زیر صدارت چوہدری محمد حسین صاحب جلسہ ہوا جس میں سید بوٹے شاہ صاحب اور میاں عبد العزیز صاحب نے تقریریں کیں۔ چک نمبر ۱۰۰ میں زیر صدارت مولوی محمد علی صاحب مدرس جلسہ ہوا جس میں عاجز سلطان احمد نے مضمون سنایا۔ جلسہ میں ہندو احباب نے بھی شرکت کی۔ چک نمبر ۹۹ میں زیر صدارت چوہدری غلام رسول صاحب جلسہ ہوا۔ سید بشیر احمد صاحب جو شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے نظم پڑھی۔ اور ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب نوشہروی نے تقریر کی جلسہ میں غیر مسلم احباب بھی شامل ہوئے۔ (خاکسار سلطان احمد)

بائل گنج - زیر صدارت مستری علی محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مختلف احباب نے تقریریں کیں۔ جلسہ کامیاب رہا۔

(خاکسار محمد الدین)

گھیڑ (ضلع گجرات) سید احمد شاہ صاحب۔ سید عبد الحکیم صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ (خاکسار عبد العزیز)

بھڈال کوٹ۔ آغا و گھنوکی ججہ تینوں گاؤں نے سیرت نبوی پر متفقہ جلسہ کیا۔ صدر چوہدری محمد خان صاحب نمبردار تھے۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچوں۔ بوڑھوں وغیرہ سے سلوک پر تقریر کی۔ اور چوہدری نذیر احمد صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں بیان کیں۔ (خاکسار محمد یعقوب)

عثمان پور (جیند) کی مسجد میں جلسہ منعقد ہوا مختلف اصحاب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف شعبوں پر تقریریں کیں حاضرین توجہ سے سنتے رہے۔ (خاکسار محمد حسن نمبردار)

کرنال - زیر صدارت حافظ خورشید حسن صاحب پلیڈر صحن درگاہ حضرت قلندر صاحب منعقد ہوا۔ جناب سید ذی شان حسین صاحب شیعہ اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل نے تقریریں کیں۔ (خاکسار مظہر حسین)

پورینی (بھاگلپور) زیر صدارت مولوی محمد احسان الحق صاحب جلسہ ہوا جس میں انگلش مڈل سکول کے ہندو مسلم طلباء معہ اساتذہ اور بستی کے لوگوں نے شمولیت اختیار کی۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد مولوی عبد الحی صاحب متعلم بی اے کلاس نے تقریر کی۔ پھر مولوی عبد الباقی صاحب ایم۔ اے کی تقریر ہوئی۔ اس کے علاوہ مستورات کا بھی ایک جلسہ ہوا۔ (خاکسار۔ حکیم عبد اللطیف)

نور محل - زیر صدارت سید بشارت علی شاہ صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی جلسہ ہوا۔ حافظ محمد حسن صاحب مولوی فاضل۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل نے لیکچر دیئے۔ ان کے علاوہ دو مقامی ہندو گریجوایٹ صاحبان یعنی لالہ نند لال صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر آریہ سکول و لالہ جگن ناتھ صاحب کمال بی۔ اے نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اپنے مخلصانہ خیالات ظاہر کئے۔ ہندو سکھ دوست کثرت سے جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے انتظام میں میاں فیروز الدین صاحب امام مسجد شیخاں اور برادرم میاں عبد الحمید صاحب متعلم جماعت دہم نے خاص امداد دی جزاھم اللہ احسن الجزاء (خاکسار محمد اقبال حسین بی اے بی۔ ٹی۔)

جڑانوالہ - زیر صدارت خواجہ عباد اللہ صاحب اختر ٹاؤن ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔ اور ماسٹر تاج الدین صاحب بی۔ اے (غوری) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر مختصر لیکن جامع تقریر کی۔ اس کے بعد ماسٹر محمد احسان صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات بیان کئے۔ ان کے بعد سردار امر سنگھ صاحب نے نظم پڑھی۔ اور پہلا اجلاس ختم ہوا۔ دوسرے اجلاس میں پہلی تقریر پنڈت ہنسراج صاحب کی تھی۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمانہ بیان کئے۔ اس کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ جلسہ میں ہر مذہب کے اصحاب نے شرکت کی۔ (تاج الدین)

بھرت پور (بنگال) زیر صدارت مولوی عزیز الحق صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار و مولوی عبد الحی صاحب و سید غلام اللہ صاحب و حکیم محمد یٰسین صاحب و میاں اللہ رکھا صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ میاں علی حیدر صاحب احمدی نے باری باری تقریریں کیں۔

(خاکسار محمد طیب اللہ)

چک ۴۳ جنوبی (علاقہ سرگودھا) بذریعہ دف گاؤں میں جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ اس پر بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ منشی محمد اسماعیل صاحب نے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق الفضل سے مضمون سنایا۔ مولوی علی احمد صاحب غیر احمدی نے تقریر کی۔ خاکسار نے بھی تقریر کی۔ (مولا بخش نمبردار)

میدنا پور (بنگال) ۲۷ر اکتوبر مسلمانان میدنا پور کا جلسہ ہوا۔ جس میں صاحب خان صاحب۔ عبد العزیز صاحب اور محمد سعید صاحب نے سیرت نبوی پر مضامین پڑھے۔ خاکسار محکم دین)

ٹڑپئی (امرتسر) زیر صدارت چودہری خداداد صاحب نمبردار جلسہ ہوا۔ مسلمانوں کے علاوہ۔ ہندو سکھ۔ عیسائی اصحاب بھی شریک ہوئے۔ مبلغ علاقہ اور حکیم غلام نبی صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار الٰہ بخش)

نوشہرہ چھاؤنی:۔ بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب سید میر افضل علی شاہ صاحب ایم۔ اے۔ جلسہ منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل اصحاب نے تقریریں کیں۔ (۱) مرزا غلام حیدر صاحب وکیل (۲) شیخ احمد اللہ صاحب (۳) بابو محمد الطاف صاحب۔ آخر میں جناب صدر نے موثر پیرایہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ ریلوے کے احاطہ میں زیر صدارت مولوی حبیب الرحمٰن صاحب امام مسجد جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد اسحاق صاحب بابو وزیر چند صاحب۔ شیخ محمد شفیع صاحب نے تقریریں کیں۔

نوشہرہ کلاں:۔ جلسہ منعقد کر کے ڈاکٹر فتح دین صاحب نے تقریر کی۔ (خاکسار محمد الطاف)

جستروال (ضلع امرتسر) زیر صدارت خان عبد الرحیم خان صاحب سب انسپکٹر پنشنر جلسہ ہوا۔ چودہری غلام محمد صاحب ساکن کڑیال نے تقریر کی۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ (خاکسار محمد صدیق)

کڑیال (ضلع امرتسر) زیر صدارت مولوی دت خان صاحب جلسہ ہوا۔ "اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل انسان تھے" پر خاکسار نے تقریر کی۔ جلسہ میں علاوہ مسلمانوں کے ہندو سکھ۔ عیسائی۔ بھی شامل تھے۔ (خاکسار غلام محمد)

موتلہ (ضلع امرتسر) زیر صدارت چودہری خدابخش صاحب نمبردار جلسہ ہوا۔ عاجز نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی۔ (احمد علی)

شاہ پور ضلع امرتسر:۔ چودہری حسن محمد صاحب نمبردار نے ڈھنڈورا پٹوا کر لوگوں کو جمع کیا۔ اور پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ حالات سنائے۔ (غلام محمد)

کوٹلی سرو خان:۔ باہتمام چودہری فتح خان صاحب و چودہری نعمت خان صاحب ذیلدار زیر صدارت چودہری شاہ باز خان صاحب جمعدار جلسہ منعقد ہوا۔ عاجز نے جلسہ کی غرض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے چند واقعات بیان کئے۔ بعد میں حکیم محمد جمیل صاحب نے پُر اثر تقریر کی۔ (حکیم خورشید احمد)

تلونڈی رائے داؤد خان:۔ صوفی غلام دستگیر صاحب عرضی نویس نے گاؤں میں منادی کروا کر لوگوں کو مسجد میں جمع کیا۔ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی۔ (غلام محمد)

اوڈھیاں:۔ چودہری اسماعیل خان صاحب نے جلسہ کا انتظام کیا۔ اور گاؤں کے مولوی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات سنائے (چودہری غلام محمد)

تلہ:۔ ۲۶ر اکتوبر کو سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وعظ ہوا۔ (سلطان محمد خان)

چک نمبر ۹ ضلع شیخوپورہ:۔ بصدارت ملک چراغ دین صاحب صوبیدار جلسہ منعقد ہوا۔ ملک محمد شفیع صاحب نے تقریر کی۔ (سیکرٹری انجمن احمدیہ چک نمبر ۹)

گورداسپور:۔ زیر صدارت شیخ چراغ الدین صاحب وکیل جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مولوی محمد عالم صاحب نے کی۔ اور بابا اتہال سنگھ صاحب رئیس گورداسپور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دیا۔ ان کے علاوہ عنایت اللہ صاحب گولڈ مرچنٹ اور مرزا عبد الحق صاحب وکیل نے بھی تقاریر کیں۔

نبی پور متصل گورداسپور:۔ باہتمام منشی عنایت الٰہی صاحب زیر صدارت میاں عبد الکریم صاحب نمبردار جلسہ ہوا۔ میاں نظام الدین صاحب نے تلاوت کی۔ اور میاں عنایت الٰہی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دیا۔

کوٹ محمد خان ضلع امرتسر:۔ زیر صدارت چودہری غلام رسول خان صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ سید بہاول شاہ صاحب اور چودہری نذیر احمد صاحب نے تقریریں کیں (نامہ نگار)

علی پور ضلع مظفر گڑھ:۔ علی پور میں ایک مشترکہ اسلامی جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار کے علاوہ قاضی شبیر محمد صاحب امام مسجد جامع اور مولانا جواد حسین صاحب شیعہ نے تقریریں کیں۔ (ملک عزیز محمد)

کھدے ضلع گوجرانوالہ:۔ عاجز کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مولوی محمد اشرف صاحب امام مسجد ولیلی۔ حافظ حیات محمد صاحب امام مسجد کھدے اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔

آگرہ:۔ زیر صدارت حکیم عبد الستار صاحب رئیس آگرہ جلسہ منعقد ہوا۔ حکیم صاحب موصوف۔ مولانا امام الدین صاحب نذیر احمد صاحب برق و مولوی نبی اللہ صاحب و مولوی ثناء اللہ صاحب الہ آبادی نے تقریریں کیں۔ (خاکسار خواجہ محمد یوسف)

بمبئی:۔ زیر صدارت مولوی عبد النعیم صاحب خطیب جامع مسجد جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حکیم شمس العالم صاحب سر و محمد احسان صاحب ایڈیٹر خلافت۔ قاضی عطاء اللہ صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے موثر تقاریر کیں۔ مولوی محمد عرفان صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی خاص قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے جلسے کو کامیاب بنانے کی خاص کوشش کی۔ مدنپورہ میں بھی بوقت شام ایک جلسہ کیا گیا۔ جو نہایت کامیاب ہوا (ایڈیٹر)

شہر گجرات:۔ کریسینٹ سنیما میں نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا مولوی عبد المالک صاحب پنشنر شیر مال و پنچائت آفیسر ضلع گجرات نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں ایک رقت آمیز نظم جو آپ نے خود لکھی تھی۔ پڑھوائی۔ پھر جناب حکیم چراغ علی صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی وکیل نے نہایت دلچسپ پیرائے میں ازواج مطہرات کے متعلق لیکچر دیا۔ اور مخالفین کے ہر قسم کے اعتراضات کے نہایت مکمل اور مدلل جواب دیئے۔ گذشتہ سال کی نسبت امسال جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ (عبد العزیز)

میانی:۔ گنج منڈی میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ مولوی عبد المنان صاحب اور مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل کی سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریریں ہوئیں۔ ہندو اصحاب نہایت شوق سے تقریریں سننے کے لئے آئے۔ اور اچھا اثر لیکر گئے۔

(حاجی جلال الدین از میانی)

ایبٹ آباد:۔ بروز اتوار کمپنی باغ میں بہ تعمیل ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سیرت نبوی پر جلسہ زیر صدارت جناب قاضی محمد اعظم صاحب رئیس اعظم ایبٹ آباد منعقد ہوا۔ مہاشہ سیوک رام صاحب لیکچرر آریہ ہائی سکول نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی بطریق احسن بیان فرمائے۔ بعد ازاں جناب مولوی عبد السبوح صاحب احمدی مولوی فاضل اپیل نویس ایبٹ آباد نے ایک گھنٹہ نہایت مدلل و فاضلانہ تقریر کی۔ اور جلسہ سوا پانچ بجے شام کو صدر صاحب کی تقریر پر ختم ہوا۔ جناب میاں فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ اور قاضی محمد اعظم صاحب رئیس اعظم ایبٹ آباد خاص شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے قیمتی اوقات سے حصہ بہرہ اندوز فرما کر ہمارے جلسہ کو رونق بخشی۔ اور قاضی صاحب ممدوح نے خطبہ صدارت میں جلسہ کی غرض و غایت کو بہت اچھے رنگ میں حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اور مقررین کی تقریروں پر ریویو فرمایا۔ (بندہ عبد الغفور احمدی)

جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک ضروری اپیل

۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۳ء آنریبل ملک فیروز خان صاحب نون جن کو حال ہی میں وزارت تعلیم پنجاب کا قلمدان سپرد کیا گیا ہے۔ قادیان تشریف لائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کے بعد آپ نے دفاتر۔ ہسپتال اور سکولوں کا غیر سرکاری معائنہ فرمایا۔ آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایسے وقت میں تشریف لائے۔ جب تمام طلباء اور اساتذہ نماز ظہر کے لئے مسجد نور میں جمع تھے۔ اِس لئے آپ کو تعلیمی پہلو کے دکھانے کا تو موقع نہ مل سکا۔ البتہ دیگر امور جو سکول اور بورڈنگ ہاؤس سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے ملاحظے سے گذرے۔ آپ نے سکول اور بورڈنگ کی عمارات کی بہت تعریف کی۔ اور سکول کے اساتذہ اور نظام کے متعلق بھی تعریفی کلمات لاگ بک میں تحریر فرمائے۔ غرض آپ سکول کے معائنہ سے بہت محظوظ ہوئے۔ البتہ بورڈنگ ہاؤس میں بورڈران کی کمی کو دیکھ کر اظہار تعجب کیا۔ کیونکہ بورڈنگ ہاؤس میں آجکل بورڈران کی تعداد ساٹھ سے بھی کم ہے۔ اور وہ صرف دو بڑے کمروں میں سما جاتے ہیں۔ باقی کمرے خالی پڑے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول جماعت احمدیہ کا مرکزی سکول ہے۔ ہندوستان میں تعلیم کی عام فراوانی اور مفصلات میں سکولوں کی بھرمار اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف جماعت کو بیش از بیش توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ اگر مفصلات میں سکول نہ ہوں۔ تو مرکزی سکول کی قدر کیسے معلوم ہو سکے۔ پس تعلیم الاسلام میں اپنے بچوں کو نہ بھیجنا۔ اور مرکزی فوائد سے ان کو متمتع نہ ہونے دینا ایک ایسی غفلت ہے۔ جو اپنے ساتھ بڑی بھاری ذمے داری رکھتی ہے۔ بورڈران کی کمی کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب جنگ عظیم کے بعد قحط سالی بھی تھا۔ جس کی وجہ سے بعض والدین اپنے بچوں کو مرکزی سکول میں بھیجنے سے رُکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے یہ سبب بھی اپنے فضل سے دور کر دیا ہے۔ اور ہر چیز جو خورد و نوش سے تعلق رکھتی ہے۔ سستی ہو گئی ہے۔ اس لئے یہ عذر بھی اب جاتا رہا۔ اساتذہ سکول میں پرانے پرانے ماہرین فن خدا کے فضل سے موجود ہیں۔ اور نوجوان لائق استادوں کا بھی آئے دن اضافہ ہوتا رہتا ہے سکول نے "تعلیم الاسلام میگزین" کا اجرا کر کے قوت عمل کا ایک تازہ ثبوت پیش کیا ہے۔ علاوہ ازیں تمام وہ نئی باتیں جو آجکل سکولوں میں پائی جاتی ہیں۔ تعلیم الاسلام سکول میں موجود ہیں۔ پس جب یہ ساری باتیں موجود ہیں۔ اور ان کے علاوہ دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ احباب جماعت اس ضروری فرض کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور اپنے بچوں اور رشتہ داروں کے بچوں کو اس پاک سرزمین میں تعلیمی اغراض کے لئے نہیں بھیجتے۔ ہم سٹیر سٹاف کے مندرجہ ذیل ممبر جماعت کی خدمت میں پُرزور اپیل کرتے ہیں۔ اور ان کے دینی فرائض کی طرف ان کو توجہ دلاتے ہوئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اور ان برکات سے جو اللہ تعالےٰ نے قادیان سے وابستہ کر رکھے ہیں۔ متمتع ہونے کے لئے ضرور اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں۔ ساتھ ہی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کی خدمت میں خصوصیت سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ جب تک وہ اس طرف متوجہ نہیں ہونگے۔ ہمارے کام میں سہولت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور ہم اپنے مقاصد میں پورے طور پر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ان کا اوّلین فرض ہے۔ کہ وہ اپنی پرانی درسگاہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنے رسوخ کو کام میں لا کر بچوں کو یہاں بھیجیں اور بھجوائیں۔

آخر میں ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری دردبھری اپیل کی طرف ہمارے احباب کی توجہ پھیر دے۔ اور انہیں توفیق دے۔ کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے بڑے فرض کی طرف متوجہ ہوں ؛

خاکساران :- محمد الدین (بی۔ اے) صوفی محمد ابراہیم (بی۔ ایس سی) علی محمد (بی۔ اے۔ بی ٹی) قاضی محمد عبد اللہ (بی۔ اے بی۔ ٹی) غلام محمد (بی۔ اے) محمد ابراہیم (بی۔ اے) ممبران سٹیر نگ سٹاف۔

پروگرام تبلیغی دورہ ضلع سیالکوٹ

تاریخ	مقام	تاریخ	مقام
۴ر اکتوبر	کلاس والہ	۱۰ر اکتوبر	نوشہرہ
۵ر "	کھیوہ باجوہ	۱۱ر "	کتھووالی
۶ر "	بھڈیار	۱۲ر "	گھنوکے
۷ر "	جام ڈینڈلہ	۱۳ر "	کوٹ آغا
۸ر "	اُچا جھجہ	۱۴ر "	مالوکے
۹ر "	مہدی پور	۱۵ر "	قلعہ صوبا سنگھ
۱۶ر اکتوبر	دانہ زید کا	۲۵ر اکتوبر	نوشہرہ
۱۷ر "	گھٹیالیاں	۲۶ر "	قلعہ صوبا سنگھ
۱۸ر "	نوشہرہ	۲۷ر "	چہور
۱۹ر "	پسرور	۲۸ر "	بوبک
۲۰ر "	بن باجوہ	۲۹ر "	ظفروال
۲۱ر "	عزیز پورہ	۳۰ر "	دیولی
۲۲ر "	ڈگری چوالہ	۳۱ر "	مراڑہ
۲۳ر "	بہلولپور	یکم نومبر	عینووالی
۲۴ر "	نارووال	۲ر "	نوشہرہ

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

کتاب نزول المسیح کا امتحان

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب نزول المسیح کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۸ر نومبر ۱۹۴۳ء بروز اتوار ہوگا۔

شامل ہونے والے احباب جلد اپنے اپنے نام و پتہ سے نیز جس صاحب کے زیر اہتمام امتحان دینا چاہیں۔ ان کے مکمل پتہ سے بھی نظارت تعلیم و تربیت میں اطلاع دیں۔ اس مبارک کام میں شامل ہونے کے لئے اسوقت تک مندرجہ ذیل احباب نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔

(۱) مرزا محمد حسین صاحب کلرک از کوہاٹ (۲) چوہدری فیض احمد صاحب ساکن لوہلا مہاراں۔ ضلع سیالکوٹ۔ (۳) ایم۔ اے حق صاحب بانکی پور صوبہ بہار۔ (۴) حافظ بشیر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ (۵) خانصاحب عبد المجید خانصاحب مجسٹریٹ ڈھلواں (۶) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب چک لالہ (۷) چوہدری غلام رسول صاحب کلرک سیالکوٹی از لاہور۔ (۸) عبد القادر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔ (۹) عبد الحلیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان (۱۰) عبد الرحیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان (۱۱) مبارک احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان (۱۲) شیخ عبد الواحد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔ (۱۳) محمد احمد ابن ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب خان صاحب۔ قادیان (۱۴) منشی رمضان علی صاحب محرر قادیان (۱۵) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب از ننکانہ صاحب (۱۶) منشی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان (۱۷) منشی محمد مسعود احمد صاحب قادیان (۱۸) مستری سلطان بخش صاحب از کلر کہار جہلم۔ (۱۹) ملک عزیز احمد صاحب زرمک وزیرستان (۲۰) فیاض محمد خانصاحب قادیان (۲۱) محمد صادق صاحب سیالکوٹی قادیان (ناظر تعلیم و تربیت)

طاقت کی بے نظیر دوا

کنارسی رونس :- کنارسی رونس نہایت بیش قیمت کشتوں اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہوسکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ماہواری ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل نہ ٹھہرنا یا اسقاط ہوجانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کیلئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اسکے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار کیلئے نہایت مفید ہے۔ تکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے عہ فی شیشی۔ علاوہ محصولڈاک تین شیشی صہ۔ چھ شیشی ۱۰ روپے ؎

سرمہ نورانی :- آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککرے۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی۔ دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت عہ فی تولہ ؎

دلکشا منجن :- دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو۔ اور دانتوں کے ہلنے۔ اور انکے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دنداں کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عمہ)

دلکشا ہیر آئل :- بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کیلئے ہی ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے بھی۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸؍ اور تین شیشی عہ۔ علاوہ محصولڈاک ؎

دلکشا عطر :- ہمارے کارخانے میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھولوں کے مشابہ رہے ڈیڑھ روپیہ تولہ سے لیکر (... آٹھ روپے تولہ تک) ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر بھیجکر خود ہی ہمارے عطروں کا تجربہ کریں ؎ فہرست دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر بھیجی جاتی ہے ؎

ملنے کا پتہ :- مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان)

ہماری ایجاد کے متعلق بعض معززین کی کیا رائے ہے؟

(۱) جناب مکرمی محمد عنایت اللہ خان پروفیسر مشن کالج لاہور فرماتے ہیں۔ کہ دلکشا منجن و سرمہ نورانی تیار کردہ دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان کا مینے خود استعمال کیا ہے۔ میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ دلکشا پرفیومری کمپنی کی یہ ہر دو اشیاء نہایت مفید اور کارآمد ہیں ؎

(۲) میں نے اور میرے دوستوں نے دلکشا پرفیومری کمپنی کا تیار کردہ سرمہ نورانی اور منجن استعمال کیا۔ واقعی مفید ثابت ہوا ؎

(محمد جان میونسپل کمشنر انارکلی لاہور)

ضرورت مند احباب توجہ فرمائیں

ایہا الاحباب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ عاجز عرصہ دس سال سے قادیان دارالامان میں ہجرت کرکے آیا ہوں۔ اور خدا کے فضل سے یہاں ایک مکان بھی چار پانچ ہزار کا بنایا ہوا ہے۔ کام زرگری کا کرتا ہوں۔ اور خدا کے فضل سے اپنے کام کا پورا پورا ماہر ہوں۔ پنجابی زیور زمینداروں کے مثلاً پھول چوک۔ امام بچہ۔ نتھ۔ لونگ۔ سبدے۔ چونکلی۔ ڈنڈیاں ہر قسم چوڑیاں۔ بندے پری بند۔ کڑے۔ گوکھڑو۔ وغیرہ اور انگریزی زیور مالا۔ گلوبند نکلس۔ بٹن کلپ چھلے۔ چوڑیاں۔ انگوٹھیاں ہر قسم کی فینسی کانٹے وغیرہ انگریزی و دیسی نئے سنئے نمونہ کے بنا سکتا ہوں۔ مگر بوجہ قادیان میں اکثر طبقہ غربا کے کام کچھ کم ملتا ہے۔ اس لئے بعض دوستوں کے مشورہ سے کہ تم اپنے کام کے متعلق باہر کی جماعتوں میں اعلان کرو۔ تاکہ تمہارا کام چل پڑے۔ سو میں اس اعلان کے ذریعہ سے امید کرتا ہوں۔ کہ ضرورت مند احباب توجہ فرمائیں گے۔ کام خدا کے فضل سے خالص۔ عمدہ۔ مضبوط۔ خوبصورت اور انشاء اللہ وعدہ پر تیار کرکے دیا جائیگا۔ مزدوری بھی واجبی لی جائیگی۔ آزمائش شرط ہے۔ چونکہ عام زرگروں کا اعتبار اٹھ گیا ہے۔ اس لئے آپ اپنے اعتبار کی خاطر جو بھی کوئی معتبر ذرایع اختیار کرسکتے ہیں۔ کرلیں۔ نمونہ کے طور پر کچھ چھوٹے چھوٹے کانٹے۔ کلپ و انگوٹھیاں تیار ہیں ؎

(نوٹ) ہر آرڈر کے ہمراہ زیور کا نقشہ یا اس کی وضع قطع تحریر کی جائے۔ اور کم از کم چوتھائی قیمت پیشگی ارسال کی جائے۔ باقی کا وی۔ پی کیا جائیگا۔ اگر تحریر کے خلاف نکلے۔ تو بغیر کسی نقصان کے واپس لیا جائے گا ؎

لعل دین احمدی زرگر قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نوٹس

میرے حقیقی بھائی محمد اسحاق ولد محمد اکبر سکنہ قادیان محلہ دارالرحمت میں فوت ہوگئے ہوئے ہیں۔ مرحوم کی بیوی جائداد منقولہ اپنے ساتھ لیکر اپنے والدین کے گھر چلی گئی ہوئی ہے۔ اور وہ اب مکان فروخت کرنے لگی ہے۔ اس لئے کوئی صاحب یہ قصد نہ کریں۔ کہ مرحوم کی بیوی سے مکان گرو یا قیمتاً لیں ورنہ انکی ادائگی کا کوئی ذمہ دار نہ ہوگا مرحوم کی بیوی کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ مکان کو فروخت یا گرو کردیوے۔ مکان کا حقدار میں ہوں ؎

خاکسار

مستری محمد یعقوب ولد محمد اکبر برادر مرحوم محمد اسحاق ہرویدج ضلع کیمبل پور

بقلم خود

رشتہ کی ضرورت

ایک احمدی قوم زمیندار ملازم ۸۰ روپیہ ماہوار محکمہ ریلوے جہلم عمر ۵۰ سال کسی بیوہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت:۔

معرفت امیر جماعت احمدیہ جہلم

پیغام شادی

ایک شریف خاندان مڈل پاس انگریزی حساب اور خانہ داری میں ماہر نہایت حسین وہوشیار نوجوان لڑکی کیلئے ایک اعلےٰ خاندان میں رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا ملازم اور خواندہ ہو۔ یوپی کے اصحاب کیلئے نادر موقعہ ہے۔ معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان خط وکتابت ہو۔ فقط

چھٹا ایڈیشن چھپ گیا

جو دوست "ہندو راج کے منصوبے" کا دوسرا۔ اور تیسرا حصہ بھی پڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ پہلے حصہ کی اشاعت میں مزید حصہ لیں تاکہ اس کی آمد سے

احباب اپنی فرمائشیں جلد بھیجیں

"ہندو راج کے منصوبے"

کا

دوسرا۔ اور تیسرا حصہ بھی جلد شایع کیا جاسکے

جو انشاء اللہ تعالٰے پہلے حصہ سے بھی کہیں زیادہ دلچسپ۔ معلومات سے لبریز۔ حقائق سے پُر اور ہندوستانی سیاست کا بہترین نچوڑ ہونگے۔ حصہ اول کی جتنی اشاعت ہونی چاہیئے۔ وہ ابھی نہیں ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالٰی کی تو یہ خواہش ہے۔ کہ اس کے مطالب سے کوئی بھی ہندوستانی مسلمان ناواقف نہ رہے۔ لیکن ابھی تک یہ بمشکل آٹھ ہزار کی تعداد میں ہی فروخت ہوئی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کی اشاعت کی طرف خاص توجہ دیں۔ خود بھی پڑھیں۔ اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ اور حضور کی خواہش پوری کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس کتاب کے متعلق پیشتر ازیں ہر فرقہ اور خیال کے بہت سے احباب اور اخبارات کے ریویو شایع کئے جاچکے ہیں۔ چند اور بھی ملاحظہ فرمایئے۔ اور اس کی اشاعت میں جو ممکن کوشش کی جاسکتی ہے۔ اس سے دریغ نہ فرمایئے:۔

—: "ہندو راج کے منصوبے" کے متعلق غیر احمدی معززین کی چند مزید شاندار رائیں :—

جناب حسین عباس صاحب سیکرٹری انجمن تنظیم الاسلام بمبئی

"میں نے جناب ملک فضل حسین کی جدید کتاب "ہندو راج کے منصوبے" کا اول سے آخر تک مطالعہ کیا۔ واقعی کتاب بے نظیر ہے۔ امید ہے۔ کہ جملہ احباب اس مفید اور قابل قدر تصنیف کی اشاعت میں پوری پوری سعی فرمائینگے"

جناب پیر ابوالخیر محمد شمس الدین صاحب فاروقی چشتی۔ گنجشکری۔ احمد آباد

"میں نے آپ کی کتاب "ہندو راج کے منصوبے" کا بغور مطالعہ کیا۔ اس کے مضامین مجھے بیحد پسند آئے۔ نیز میں اس کو مسلمانوں کے لئے غایت درجہ مفید خیال کرتا ہوں۔ اور میں ہر اُس مسلمان کی خدمت میں زور کے ساتھ یہ عرض کرونگا جس کے دل میں اسلام اور اہل اسلام کی ذرہ برابر بھی ہمدردی ہے۔ وہ اس کتاب کو ضرور ضرور خرید کرے۔ اور پڑھے۔ تاکہ اس کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہو جائے۔ جو قوم کسی زمانہ میں ہماری ذمی رعایا کی حیثیت میں ہمارے بذل و ایثار کی ہر وقت متمنی رہا کرتی تھی۔ اور اس کے ہر جائز مطالبات و حقوق کو ہم پورا کیا کرتے تھے۔ اور وہ ہر وقت ہر حالت میں ہر زمانہ میں کیا کچھ ہمارے خلاف کیا کرتی تھی۔ اور اس کی جانب سے ہر نیکی جو ہم نے اس کے ساتھ کی اس کا عوض ہمیں بدی کی صورت میں ملتا رہا۔ خصوصًا فی زماننا ہند: تو ہمارے حقوق کی تحصیل کے راستے میں کیسی کیسی رکاوٹیں پیدا کر رہی ہے۔ اور آئندہ اسکے کیا کیا منصوبے ہیں۔ یہ تمام باتیں اس کتاب سے واضح و روشن ہیں۔ کیونکہ جو سچے ہمدردان قوم و ملت ہیں۔ ان کے جذبات دلی کی پوری پوری ترجمانی یہ کتاب کر رہی ہے میں اللہ کی جناب میں دست بدعا ہوں۔ کہ خدائے مجیب آپکی اس قومی اور ملی خدمت کو درجہ قبولیت بخشے۔ اور تمام مسلمانوں کو اسکے فوائد لاغائت سے مستفیض گردانے۔ آمین۔ اس کی اشاعت میں جو کچھ مجھ ناچیز سے ہوسکیگا۔ کوشش ضرور کرونگا۔ دیگر فقیر کے معتقدین میں سے ایک صاحب سلیمان ابراہیم نامی ایک گجراتی پریس اور گجراتی اخبار آفتاب اسلام کے مالک ہیں۔ انہوں نے آپکی کتاب کا گجراتی ترجمہ شروع کر دیا ہے۔ وہ کتاب ابھی زیر طبع ہے نیز ان کے اخبار کی ہر اشاعت میں دو کالم میں کتاب مذکور کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ دیگر میں نے مینجر بکڈپو (احمد آباد) کو اس امر کی تاکید کر دی ہے کہ وہ آپ کی کتاب کو سینکڑوں کی تعداد میں آپ سے طلب کر کے فروخت کریں۔ اور انہوں نے مجھ سے وعدہ بھی کیا ہے"

جناب پیرزادہ سید عبد اللہ صاحب قادری مشرقی خاندیس

"ہندو راج کے منصوبے" کتاب نظر سے گذری۔ اللہ مصنف کو جزائے خیر دے۔ میرے نام دو روپے کی وی۔ پی دیجئے۔ سمجھدار لوگوں کو مفت تقسیم کرونگا۔ ایسی کتابوں کی اشاعت بہت بڑا ثواب ہے۔ یہ کتاب فی سینکڑہ اور فی ہزار مفت تقسیم کے لئے آپ کس رعایت سے دینگے"

جناب سید عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

کچھ عرصہ ہوا کہ سنٹرل کمیٹی کی رپورٹ میں نواب ذوالفقار علی خان اور ڈاکٹر سہروردی کا اختلافی نوٹ شایع ہوا تھا۔ جس میں ان دونوں حضرات نے تاریخی شواہد سے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ ہندو اس بات کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ کہ کسی طرح مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کر کے ہندوستان میں رام راج قائم کرلیں۔ اس وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اس سلسلے میں اگر اس اختلافی نوٹ کا فاضل مصنف ڈاکٹر مونجے۔ سوامی ستیہ دیو۔ اور دوسرے ہندو لیڈروں کی تقریروں کے اقتباسات بھی شایع کر دیتے۔ تو مسلمانوں کو موجودہ زمانہ کے ہندوؤں کی ذہنیت کا اندازہ لگانے میں بہت آسانی ہو جاتی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس کمی کو ملک فضل حسین صاحب احمدی نے اپنی کتاب "ہندو راج کے منصوبے" میں پورا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں ملک صاحب موصوف نے تمام بڑے بڑے ہندو لیڈروں کی تقریروں اور تمام بڑے بڑے ہندو جرائد کے صفحات سے اقتباسات دے کر نہایت معقول پیرایہ میں اس بات کو واضح کیا ہے۔ کہ اگر ہندو اس ملک میں رام راج قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ تو اس حالت میں یہاں کے مسلمانوں کی کیا حالت ہوگی جن مسلمانوں کو ہندوؤں کی مذہبی اور سیاسی ذہنیت کا صحیح اندازہ لگانا ہو۔ وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ حجم $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$ پر چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے۔ صفحات ۲۱۰۔ لاہور میں صرف ۸ قیمت ہے جو اس قدر خوبیوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ میرے خیال میں یہ کتاب ہر پڑھے لکھے مسلمان کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے:۔

قیمت فی نسخہ ۸ / ایک روپے کے تین۔ پچاس کی قیمت ساڑھے بارہ (۱۲) روپے۔ سَو کی قیمت بیس (۲۰) روپے

(ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— لاہور۔ ۳۰ر اکتوبر۔ پنجاب کونسل میں مسودۂ قانون (ترمیم پنجاب) ضابطہ فوجداری کے متعلق مجلس منتخبہ کی رپورٹ پر بحث ہوئی۔ مجلس منتخبہ کے ممبروں میں سے لالہ کنداں لال پوری۔ مسٹر لابھ سنگھ اور پنڈت نانک چند نے اختلافی نوٹ لکھے۔ اجلاس ۴ر نومبر کی صبح کے ۱۰ بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔ جب مجلس منتخبہ کی رپورٹ پر بحث ہوگی۔

——— لاہور۔ ۳۰ر اکتوبر۔ آج لوہاری دروازہ کے اندر ایک بڑا اشتہار دیوار پر چسپاں دیکھا گیا۔ یہ اشتہار گورنمنٹ آف انڈیا پریس کلکتہ کا چھپا ہوا ہے۔ اس کا اردو مضمون ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔" ہز ایکسیلنسی حضور کمانڈر انچیف صاحب بہادر ہند نے حکم فرمایا ہے۔ کہ انڈین آرمی رہندوستانی فوج) کے تمام ریزرو والوں کو فوجی نوکری کے لئے بلایا جائے۔ تمام ریزرو والوں کو چاہئے۔ کہ خواہ انہیں علیحدہ علیحدہ اس بات کی خبر ملی ہو۔ یا نہ ملی ہو۔ مگر وہ فوج میں شامل ہونے کے لئے فوراً اپنے اپنے ریزرو سنٹروں میں جا کر اپنی اپنی حاضری کی رپورٹ کریں۔ ان ہندوستانی دعاؤں کو رخصت یا رضا پر گئے ہوں۔ چاہیئے کہ فوراً اپنی اپنی یونٹوں میں حاضر ہو جائیں اور کسی دوسرے حکم کا انتظار نہ کریں ؛

——— کلکتہ ۲۸ر اکتوبر۔ آئندہ مردم شماری میں کئی قسم کی نئی اور دلچسپ تحقیقات کی جائے گی۔ تعلیم یافتہ بیکاروں کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ نیز انگریزی خواندہ بے کاروں سے ایک فارم پر کرایا جائیگا۔ جس پر انہیں اپنی تعلیم کی تفصیلات درج کرنی ہونگی۔ اور لکھنا پڑے گا۔ کہ وہ کیا کام کے لائق ہیں ؛

——— دہلی۔ ۲۹ر اکتوبر۔ ملکہ باغ دہلی میں ایک عام جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر مسز ویدی منعقد ہوا۔ جس میں مسز سین گپتا بھی شریک ہوئیں۔ حکومت نے اس جلسہ کو خلاف قانون قرار دے دیا۔ پولیس نے اسے لاٹھیوں کے ساتھ منتشر کر دیا۔ جس سے چند اشخاص خفیف مجروح ہوئے۔ سٹی مجسٹریٹ پر پتھر برسائے گئے۔ جس سے اس کی عینک ٹوٹ گئی۔ اور مجروح ہو گیا۔ مسز سین گپتا گرفتار کر لی گئیں ؛

——— نیو دہلی۔ ۲۵ر اکتوبر۔ حکومت کی سرحدی حکمت عملی پر فوری عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ انگریزی فوجیں کھجوری میدان میں پہونچ چکی ہیں۔ اگر آفریدی اپنی آئندہ روش کے متعلق ضمانت دیئے بغیر اپنے سرمائی مقامات کو چلے گئے تو اُن کی ناکہ بندی کر دی جائے گی۔ اب آفریدیوں کے لئے صرف ایک ہی چارہ باقی ہے۔ کہ وہ کھجوری اور اکاخیل کے میدانوں پر انگریزی قبضہ تسلیم کر لیں۔ ورنہ انہیں سخت نقصان اٹھانا اور اقتصادی مصائب میں مبتلا ہونا پڑے گا ؛

——— ٹوکیو۔ ۲۹ر اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صوبہ سنٹرل فارموسا میں دیسی باشندوں نے بغاوت کر کے ۸۶ جاپانیوں کو قتل کر دیا ہے۔ مقتولین میں متعدد طالبات مدرسہ بھی شامل ہیں ؛

——— لندن۔ ۲۹ر اکتوبر۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے۔ کہ سر فرانسس ہمفریز سابق سفیر کابل کا نام بھی لارڈ ارون کے جانشینوں اور وائسرائلٹی کے امیدواروں میں لیا جاتا ہے۔ سر موصوف کے تقرر کا بھی امکان ہے ؛

——— ایران کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ایران کے بعض ماہران آثار عتیقہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثالث اور صحابی حضرت عثمان بن عفان کے دست مقدس کا لکھا ہوا ایک نسخہ قرآن ایرانی کردستان کے ضلع ارمان کے ایک موضع نحل کی ایک مسجد سے دستیاب ہوا ہے۔

——— ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف ۹ر نومبر کو اپنے الوداعی دورہ کے سلسلہ میں لاہور پہونچینگے۔ چہار شنبہ کو ۱۲ بجے اوڈائر انسٹیٹیوٹ میں دربار منعقد کیا جائے گا ؛

——— پونا۔ ۳۰ر اکتوبر۔ کل پانچ آدمیوں کو جنہوں نے گھروں کے نمبر مردم شماری اڑا دیئے تھے۔ قانون مردم شماری کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ آج انہیں پچیس پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ ملزموں نے مقدمہ کی کارروائی میں کوئی حصہ نہ لیا ؛

——— مدراس۔ ۳۰ر اکتوبر۔ نابالغ لڑکوں کے مقدمات کی سماعت کے لئے حکومت نے ایک "جووی نائیل کورٹ" قائم کی ہے

——— بمبئی۔ ۲۸ر اکتوبر۔ تین رضاکار عورتوں نے جو اسپلینڈ کی حوالات میں بند ہیں۔ ایک سارجنٹ اور ایک کانسٹبل کے خلاف شدید الزامات لگائے کہ اس نے دیویوں کو کہا۔ آپ سب خوبصورت لڑکیاں ہیں۔ اور میں کنوارہ ہوں۔ اس نے اور بھی ناجائز کلمات کہے ؛

——— اطالیہ کے ضلع سینی گولیا میں ۲۲ آدمی زلزلہ سے ہلاک ہوئے۔ اور ضلع انکونا میں ۸ بجے صبح کے وقت دو آدمی ہلاک اور ۶۰ زخمی ہوئے۔ صوبہ کے مغرب میں عظیم نقصان ہوا ہے۔ انکونا میں بہت سے مکان گر گئے ہیں۔

——— ۳۰ر اکتوبر۔ سمرنا میں بارش ہوئی۔ جس سے ڈھائی ہزار خاندان بے خانماں ہو گئے۔ اور لوگوں نے مسجدوں اور سکولوں میں پناہ لی ۳۴ اموات واقع ہو چکی ہیں۔ اور بہت سے لوگ بے پتہ ہیں۔ بیس لاکھ پونڈ کا نقصان ہو چکا ہے ؛

——— بمبئی۔ ۳۰ر اکتوبر۔ ینگ ورکرز لیگ بمبئی کی طرف سے پوسٹر شایع ہوئے ہیں۔ جن میں بھگت سنگھ اور سکھدیو فنڈ" جاری کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ نوجوانوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ پریوی کونسل میں اپیل دائر کی گئی ہے۔ آٹھ صد روپیہ سردست چاہیئے۔ ۱۳۵ روپے جمع ہوئے ہیں

——— لندن۔ ۳۰ر اکتوبر۔ ہیلوگن کے قریب ہندوستان سے ایک ہوائی جہاز جاتا ہوا ٹوٹ گیا۔ اور ایک مسافر اور دو سٹاف میں ہلاک ہو گئے ؛

——— مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ کو ۵ ہزار پونڈ سالانہ کی تنخواہ ملتی ہے۔ جو ہندوستان کے ایک صوبہ کے گورنر کی تنخواہ سے بہت کم ہے۔ آپ نے شکایت کی۔ کہ موجودہ تنخواہ میں میرا گذارہ نہیں ہوتا۔ اس لئے میری تنخواہ میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ نمبر ۱۰ ڈوننگ سٹریٹ میں جہاں آپ رہتے ہیں۔ خرچ بہت اُٹھتا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس شکایت پر غور کرنے کے لئے ایک سیلیکٹ کمیٹی مقرر کی گئی۔ کمیٹی نے تحقیقات کرنے کے بعد یہ سفارش کی ہے۔ کہ وزیر اعظم کی تنخواہ ۵ ہزار پونڈ سالانہ کے بجائے ۷ ہزار پونڈ کر دی جانی چاہیئے ؛

——— برازیل کی ۲۲ ریاستوں میں اس وقت بغاوت پھیل رہی ہے۔ مارشل لاء کے نفاذ کے باوجود بغاوت ابھی تک فرو نہیں ہوئی۔ بغاوت کی وجہ مختلف ریاستوں کی باہمی رقابت بتائی جاتی ہے ؛

——— پونا۔ ۳۰ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سر ابراہیم رحمت اللہ اسمبلی کی صدارت کے امیدوار ہیں۔ اور حکومت بھی ان کو امداد دینے کا فیصلہ کر چکی ہے ؛

——— لاہور۔ ۳۰ر اکتوبر۔ پریس آرڈی نینس کی میعاد ختم ہو گئی ہے۔ اس مسئلہ پر "پرتاپ" رقمطراز ہے۔ کہ حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں کے نام خفیہ سرکلر جاری کر کے دریافت کیا ہے۔ کہ اپنے تجربہ کی بناء پر رپورٹ کریں۔ کہ وہ پریس آرڈی نینس کو کس شکل میں مرتب کرانا چاہتی ہیں۔ وائسرائے ماہ نومبر میں اسمبلی کا خاص اجلاس منعقد کرینگے۔ "ٹائمز آف انڈیا" کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ لاہور کے نوزائیدہ اخبارات کے متعلق بھی ایک دفعہ ایسی بنا دی جائیگی۔ کہ نئے ایکٹ کے نفاذ کے بعد وہ زندہ نہ رہ سکیں۔ تاوقتیکہ وہ حکومت کی مجوزہ شرائط پوری نہ کریں ؛

——— لاہور۔ ۳۱ر اکتوبر۔ آج صبح پولیس نے ڈی۔ اے وی کالج ہوسٹل ایف بلاک میں دو کمروں کی تلاشی لی۔ اور کالج کے دو طلباء کو گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی گرفتاری جدید مقدمات سازش کے سلسلے میں عمل میں لائی گئی ہے ؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)